سوال

ظ مولانا(136) استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ب مولوی صاحب نے سورۃ بقرۃ کی آخری آیت پڑھی :

ولَانَا فَانصُرنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۲۸۶ البقرۃ

اوراستدلال کیا کہ مولانا کہلوانا جائز نہیں ہے کیا یہ صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سورۃ مسئولہ میں مولانا کہلوانا جاجائز نہیں بلکہ جائز ہے ۔ باقی آیت کا مذکورہ سے مستعمل کا استدلال لینا درست نہیں کیونکہ مولانا کا لفظ مشترکہ لفظ ہے. جس کے بہت سے معنی ہیں لہذا یہ لفظ بہت سے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

ی النہایۃ المولی یقع علی جماعۃ کثیرۃ کالرب والمالک ' والسید والمنعم والمعتق والناصر ' والمحب والتابع والجار وابن العم والحلیف والمقید والمہر والعبد والمنعم علیہ .))

اس کا مطلب ہے کہ یہ لفظ ایک ہی ہے جو سید اور عبد پر استعمال کیا جاتا ہے ۔

ی لفظ کو غیر اللہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے :

((عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ .)) سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم الحدیث : ۳۷۱۳ ۔

ایک ہی لفظ دونوں اشخاص پر ایک ہی وقت میں اور ایک ہی معنی میں استعمال کیا گیا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس لفظ کو اللہ کے علاوہ غیر اللہ پر استعمال فرمایا ہے اس لیے معلوم ہوا کہ مولانا کا لفظ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے بھی استعمال کرنا جائز ہے ، اگر ناجائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کیسے غیر اللہ کے لیے

بی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صحیح البخاری کتاب العتق رقم الحدیث : 2552.

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

ر 512

محدث فتویٰ